بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد للّٰہ منۃ

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہؒ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد، دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور وہی ہدایت کرنے والا ہے تصدیق کرنے والوں کو اپنے عام فضل سے۔منجملہ مہدوی اولیاء اور علما اور بادشاہان دانا اور امرأ کے یہ چند نام ہیں (الوالعزم مہدویوں کی مختصر فہرست) ان میں سے افضل العارفین شیخ ۱ مومن توکلی ساکن موضع اڑم (ضلع بدر) کے رہنے والے تھے اور مثل اُن کے بہت سے صاحب حالات و معاملات و مکاشفات و کرامات نے آپ کے دعوئ مہدیت سے پیشتر آپؑ کی ذات کرامت صفات سے آگاہ کر دیا ہے (اپنے ہم زمانہ کو) کہ یہی ذات مہدیِ موعودؑ ہے۔اور شاہ رکن الدین ۲ پٹنی اور شاہ منصور برہانپوری اور مثل اُن کے بہت سے مجذوبان اکمل نے شہادت دیدی ہے کہ یہی ذات مہدئ موعودؑ ہے۔اور ہرات کے علماء و

---

۱ سلطان قاسم برید بیدر کا بادشاہ ایک خواب دیکھا کہ ایک شیر شہر کے ایک دروازے سے آیا اور دوسرے دروازے سے چلا گیا ہر چند کہ اس کی تعبیر علماء و مشائخین سے پوچھی۔لیکن کسی نے نہ بتایا مگر شیخ مومن توکلی ساکن اڑم نے تعبیر فرمایا کہ عنقریب انشاء اللہ ایک بزرگ جناب شیر خدا علی مرتضیٰؓ کے مثل یہاں تشریف لائیں گے اُس کے چند روز بعد حضرت مہدی موعودؑ کی وہاں رونق افروزی ہوی آپ کے فیض بیان اور تاثیر کلام سے یہاں کے علماء و مشائخین گرویدہ ہوگئے حتی کہ آثار واخبار کے نظر کرتے اور آپؑ کے اخلاق کے لحاظ سے اکثر علماء مثلاً حضرت شیخ مومن توکلی اور قاضی علاء الدین بدری وغیرہ نے مشورہ کیا کہ یہی ذات مہدئ موعودؑ ہے۔حضرت شیخ مومن بڑے اہل دل اور محقق دیندار زاہد و پرہیزگار عالم باعمل تھے ہزار ہا آدمی آپ کے مرید تھے۔جب آپ کو اس بات کا ظن غالب ہوا کہ یہی ذات مہدئ موعودؑ ہوگی تو آپ نے سوچا کہ مہدی چونکہ خاتم الاولیاء ہوگا لہذا اس کی مبارک پشت پر مہر ولایت کا ہونا لازمی ہے پس کسی طرح اس سید کی پشت کو دیکھنا چاہیئے تاکہ خلش دل رفع ہو یہ سوچ کر آپ نے ایک روز آنحضرتؑ سے عرض کیا کہ اگرچہ غلام حضرتؑ کی مہمانی کے لایق نہیں لیکن کمال اشتیاق نے اس معروضہ کی جراءت دلائی کہ حضرت اپنے مبارک قدم سے میری قیام گاہ کو زینت بخشیں۔آنحضرتؑ نے مسکرا کر دعوت قبول فرمائی۔شیخ اسم بامسمٰی ایسے متوکل تھے کہ اس روز ان کے پاس بجز ایک چُھری کے اور کچھ شئے نہ تھی۔آپ نے چُھری بیچ کر ماحضر تیار کیا جب حضرت مہدی علیہ السلام شیخ صاحب کے گھر تشریف لائے تو شیخ صاحب نے عرض کیا کہ غسل کا پانی تیار ہے حمام میں تشریف لے چلیں جب آنحضرتؑ حمام میں تشریف لائے اور غسل کے لئے پیراہن اتارے اس وقت شیخ صاحب فوراً حضرتؑ کی پشت ہوگئے اور اس بہانے سے مُہر ولایت کی زیارت سے مشرف ہوئے بوسہ دیکر آنکھوں کو ملا نہایت ادب سے پابوس ہوکر عرض کیا حضورؑ یہ سب گستاخی اسی غرض سے ہوی۔اب یقین کامل ہوگیا کہ مہدیِ موعودؑ آپ ہی کی پاک ذات ہے۔شہر بیدر میں ڈیڑھ سال حضرت مہدی علیہ السلام اُن کی ضعیفی کے لحاظ سے اُن کو جبراً موضع اڑم میں ہی چھوڑ دئے۔

روایت ہے کہ ایک دن شیخ صاحب اپنے مریدوں کے حلقہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کا تذکرہ فرماتے ہوے کہنے لگے کہ اگر حشر میں اللہ جل شانہ بندے سے سوال کرے کہ مومن تو میری درگاہ میں تحفہ لایا تو عرض کرونگا کہ الٰہی یہ دو آنکھیں ہیں کہ ان سے مہدیِ موعودؑ علیہ السلام کی مہر ولایت دیکھا ہوں۔اور اُن کی مہدیت کا یقین کیا ہوں۔یہ کہہ کر شیخ صاحب نے فرمایا کہ اے بھائیو سنو جب تم یہ خبر سنو کہ جناب سید محمدؐ صاحب نے مہدیت کی دعوت کی اُسی وقت اُن کی طرف دوڑو اور اُن کی تصدیق کرو۔کیونکہ اُس وقت اُن کی تصدیق سارے جہان کی طرف ہوجا یگی جو اُن کی تصدیق نہ کرے گا اُس کو آخرت میں نقصان اٹھانا پڑیگا۔

منقول ہے کہ اڑم میں شیخ کے مریدین و معتقدین اُن کے بعد نسلاً بعد نسل رہے اور مہر ولایت کا نقشہ جو شیخ نے لکھ رکھا تھا اُن کے تابعین کے پاس موجود ہے پان کے مثل اُس کی شکل تھی۔متاخرین نے حد توکل چھوڑ کر شاہی وظایف و معاش اختیار کرنے سے قوم مہدویہ کے متوکل مشائخین اُن سے دوری اختیار کر لئے جس کے باعث وہ لوگ عقیدے میں سست ہوگئے۔

۲ مروی ہے کہ جس وقت حضرت مہدی علیہ السلام شہر پیراں پٹن گجرات میں پہنچے تو وہاں آپؑ نے خان سرور کے حوض کے کنارے نزول فرمائے۔پٹن میں شاہ رکن الدین نامی ایک مجذوب کامل رہتے تھے انہوں نے اپنے معتقدین کے ہاتھ ساٹھ نان اور ایک سو بیس موز (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

فصلاً سے ملاّ علی فیاض اور ملاّ محمد شروانی اور ملاّ مخدوم اور ملاّ علی گل نے القصہ جس وقت کہ حضرت امام علیہ السلام شہر فرہ پہنچے وہاں کے اکثر علما نے تصدیق کی۔ اور بعض ساکت رہے۔ آخر کار ایک سال کے بعد علماً فرہ نے بادشاہ خراسان کو عرض لکھی کہ ہم نے اپنی عمر بھر کا حاصل کیا ہوا علم حضرت امامؑ کے حضور میں خرچ کر دیا مگر حضرت کے دعویٔ مہدیت کو رد نہ کر سکے ناچار ہم نے تصدیق کر لی۔ حاصل کلام بادشاہ مذکور نے جس کا نام میرزا حسین ہے ان چاروں (مذکورۂ بالا) علما کو اس امر ضروری (دعوت مہدیت) کی دریافت کے لئے مقرر کیا انہوں نے شاہی کتب خانہ سے اور نیز تمام جگہ سے کتابیں جمع کر کے دو مہینہ تک علماً کی جماعت کے ساتھ مطالعہ کیا مگر کوئی چیز اس مدعا پر نہیں پائی مگر مختلف فیہ (کوئی روایت وغیرہ ایسی نہ ملی جس پر حصر کر دیا جاسکے جو کچھ ملا مختلف فیہ تھا) لیکن چند ایسے سوال جو مومنوں کے لئے زیبا ہیں (اپنے شایانِ شان) اپنی فراست سے منتخب کر کے پاس کر دئے الغرض انہوں نے جس وقت کہ حضرت امام

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس للہ نذر بھجوائے حضرت امام علیہ السلام نے فی کس ایک نان اور دو موز سویت کرنے کا حکم دیا فرمایا۔ جب سویت ہوی تو سب کو علی السویت بنٹ گئے چونکہ شاہ صاحب نے نہ حضرت کے اصحاب کو گنا تھا نہ حضرت نے نان اور موز گنتی کیا تھا۔ انہوں نے بھیجا اور آپ نے برابر بانٹ دیا یہ ایک اچنبے کی بات تھی لہذا اس وقت کسی نے عرض کیا کہ گویا شاہ صاحب نے آدمیوں کی گنتی کر کے ضیافت بھیجی تھی یہ سنکر حضرت نے فرمایا ہاں یہ ایسے ہی کامل ہیں ان کی روح چھ میل آگے سے استقبال آئی ہے۔ روایت ہے کہ آپ ہمیشہ عوام کالانعام سے پردۂ شرعی یعنے ستر عورت نہیں کرتے تھے جیسے اکثر مجذوبوں کی یہی حالت ہوتی ہے جب حضرت مہدیِ موعودؑ جامع شہر نہروالہ کی طرف نماز جمعہ کے لئے تشریف لیجارہے تھے اس وقت آستانہ شاہ صاحب پر سے آپ کا گزر ہوا شاہ صاحب نے خادموں سے کہا فوراً کپڑے لاؤ شریعت کا بادشاہ آرہا ہے غرض لوگوں نے فوراً حضرت کو لباس دیا آپ زیب تن فرما کر استقبال گئے جب نظر حضرت مہدی علیہ السلام پر پڑی تو تین بار مودبانہ قدم بوسی عرض کر کے کہنے لگے کہ اے ہمارے بابا کیا اچھا ہوا کہ تیرا آنا ہوا کیونکہ سب چھوٹے (عاشقان) اضطراب میں تھے اور یہ عاجز حضرت کی حضوری سے دور رہتا ہے (یعنے امور شرعی سے معذور ہے) اسی طرح نہایت عجز و انکساری ظاہر فرمائے اس وقت ایسے زبردست مجذوب کا متشرع لباس پہنکر آپ کے سامنے حاضر ہو جانا اور اس قدر اشتیاق اور عاجزی کا کلام کرنا اُس وقت کے کثیر التعداد مجمع کے خاص وعام میں سنّاٹا پیدا کر دیا۔ چنانچہ تمام نے بالاتفاق یہ اقرار کیا کہ بیشک ایسا خدا کی طرف بلانے والا سنت کو زندہ کرنے والا بدعت کو مٹانے والا۔ حضرت سرور انبیاءؐ کے بعد سے آج تک کوئی ولی نہیں ہوا اگر مہدیؑ کا آنا لابدی ہے تو بجز اس ذات کے کوئی دوسرا مہدیؑ ہو نہیں سکتا۔ مروی ہے کہ جب ملا معین الدین کے شاگرد حضرت امام علیہ السلام سے مناظرہ کے لئے چلے تو راستہ میں شاہ رکن الدین سے فال لینے کی غرض سے حاضر ہو کر شاہ صاحب کو کچھ نذر گزرانے آپ نے گجراتی زبان میں فرمایا کہ چوہوں نے ہار بنایا ہے کہ بلی کے گلے میں ڈالیں مگر کہیں چوہے بلی کو ہار پہنا سکتے ہیں۔ شاہ صاحب کے اس بیان سے علما کی کمر ٹوٹ گئی آخر کار مجلس وعظ میں حاضر ہوے تو سوال سے پیشتر امام علیہ السلام نے اُن کے اشکال کو حل فرما دیا سوال کی نوبت ہی نہیں آئی نیز منقول ہے کہ حضرت مولانا یوسف سہیتؓ کے باپ کے مکان پر ایک مجذوب تخمیناً بیس سال سے پڑے ہوے تھے ایک روز میاں یوسف کے والد کو حمام میں آواز آئی کہ مہدی موعود پیدا ہوا فوراً وہ آواز کی طرف جھپٹے مگر مجذوب صاحب غائب ہر چند تلاش کئے کہیں پتہ نہ چلا۔ آخر انہوں نے ایک پرچے پر دن تاریخ بطور یادداشت لکھ رکھا۔ جب میاں یوسف حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں حاضر ہوے اور اپنی مشیخت ومقتدای چھوڑ کر آپ کے حلقۂ فقراً میں شریک ہو گئے تو ایک روز والد کی یادداشت یاد آ گئی مگر خیال نہ تھا کہ کس کتاب میں ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں یوسف کیوں متفکر ہو تمہارے والد کی یادداشت فلاں کتاب کے فلاں ورق میں رکھی ہوی ہے فوراً میاں یوسف نے جا کر پرچہ نکالا اور سنہ وتاریخ ولادت امام علیہ السلام سے مطابقت کر کے دیکھا تو برابر پایا۔ ہنوز مہدی علیہ السلام نے مہدیت کا دعویٰ موکد نہیں فرمایا تھا مگر میاں یوسف نے عرض کیا کہ میرانجی اب بندہ کو اجازت ہو تا کہ حضرت کی مہدیت پر حجت وبراہیں پیش کرے حضرتؑ نے فرمایا ابھی وقت باقی ہے غرض اسی طرح بہتیرے مجذوبوں نے آپؐ کی شہادت دی ہے۔۱۲

علیہ السلام سے مباحثہ کیا ہے تمام سوالات جیسا کہ چاہیئے حل ہو گئے اور حضرت کے دعوئے کی تحقیق میں کوئی شبہ نہ رہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہے پس ۱ ثابت ہوا حق اور باطل ہو گیا جو کچھ کہ انہوں نے کیا تھا۔ پس آپ کے قدموں پر گر کے (اُن چاروں نے تصدیق کرلی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور گرادئے گئے تمام جادوگر سجدے میں اور پکار اُٹھے کہ ہم نے پروردگار جہاں پر ایمان لایا دوسرے عقلمندوں (اہلِ دل) سے میاں لاڑ شہ گجراتیؒ نے جو علماء دین میں افضل تھے بارہا مجمع علماء میں حضرتؑ کی مہدیت ثابت کردی ہے اور میاں الہداد حمید مانڈو نے جو بے نظیر عالم تھے حضرت مہدی علیہ السلام کی تعریف میں ایک غیر منقوطہ دیوان ۲ نہایت مرغوب لکھا ہے اور میاں ملک جیوطؒ ۳ نے بھی حضرت مہدیؑ کی شان میں شاعرانہ صنعتوں پر دو دیوان بے بدل لکھے ہیں علامہ زمانہ قاضی ۴ علاؤ الدین بدری جو سفر حج میں حضرت مہدیؑ کے ہمراہ تھے حضرت کے دعوے مہدیت کے بعد قوی تر دلائل سے استفتاء لکھا ہے اور میاں ۵ عبدالملک سجاوندی نے جو علم مجازی وحقیقی کے عالم تھے شیخ علی متقی کے سوالات کا جواب باصواب دیا ہے اور شیخ مبارک کے تمام شبہات حل کئے ہیں علاوہ ازین بہت سے ایسے رسالے لکھے ہیں جو ہر ایک شخص کیلئے موجب تصدیق حضرت مہدیؑ ہیں اور شیخ بھائی براڑی جو عالم صالح اور معتمد بادشاہ براڑ تھے چند بار اسی وجہ سے (تشہیر مذہب مہدویہ) اُن کا اخراج کیا گیا۔ آخرکار آپ اپنے دائرہ کے فقیروں سمیت ملک ملیبار چلے گئے وہاں کے بہت سے لوگوں نے مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی اور اُن کے معتقد ہو گئے اور ان کو تمام فقیران دائرہ سمیت مکہ معظّمہ پہنچادیا ورنہ یہ بات ظاہر ہے کہ فقیر متوکل کو جماعت فقرا اور دائرہ کے ساتھ معہ بال بچے دریا کا سفر کرنا ناممکن ہے

---

۱ سورۂ شعراء جز ۱۹ رکوع ۶۔ یہ آیت حضرت موسیٰؑ کے قصہ میں ہے جبکہ معجزہ عصا سے جادوگروں کا جادو باطل ہو گیا اور موسیٰؑ کو خدا نے غلبہ دیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حق ثابت ہوا اور باطل باطل دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب جادوگر موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں خفیف ہوے تو خدا کا خوف اُن کے دل میں پیدا ہوا۔ اور پروردگار عالمین پر ایمان لائے۔

۲ جناب عیسیٰ میاں صاحب آزیری جج حیدرآباد نے طبع کرایا ہے۔

۳ حضرت میاں ملک جیو المتخلص بہ مہری۔ گجرات کے باشندے عالم فاضل مشاہیر سے تھے اور حضرت بندگی میاں الہداد حمید کے شاگرد بھی تھے آپ نے حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق گجرات ہی میں کی بعد وفات مہدی علیہ السلام حضرت کے خلیفہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی صحبت اختیار کئے اور آپ کے ہمراہ جنگ بدرولایت میں شہید ہوے۔ کہتے ہیں کہ آپ کے فرزند قلعہ نلدرگ دہاراسیون علاقہ حیدرآباد میں جاگیردار تھے واللہ عالم۔

۴ جناب قاضی علاء الدین بدری بڑے عالم اور علامہ کامل پابند شرع مقتدائے زمانہ شہر بیدر کے قاضی تھے حضرت سیدنا مہدیِ موعودؑ کے نہایت درجہ معتقد تھے حضرتؑ کے بیدر میں قیام فرمانے تک ہمیشہ بلاناغہ مجلس بیان میں حاضر ہوتے تھے جس وقت حضرتؑ بیدر سے روانہ ہونے لگے اُس وقت حضرت سے ملنے کے لئے شہر کے نامور جمع ہو گئے۔ قاضی صاحب کو غسل کرنے اور کپڑے بدلتے آنے میں دیر ہو گئی۔ جب حضور میں پہنچے تو جناب مہدی علیہ السلام کی نظر مبارک قاضی صاحب پر پڑتے ہی آپ نے ہندی دوہرا فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے (دل کو پاک کر کپڑا دھویا نہ دھویا ہو سفید کپڑوں سے نجات نہیں ملتی۔ غفلت کی نیند نہ سو۔ اس کلام پاک کا قاضی صاحب کے دل پر ایسا تیر لگا کہ اُسی وقت منصب قضاءت کو چھوڑ دُنیا و مافیہا سے منہ موڑ وہیں سے جناب مہدی علیہ السلام کے ہمراہ ہو گئے، ۱۲ سوانح۔

۵ آپ بڑے زبردست عالم باعمل تھے ایک روز آپ کسی ضرورت کے لئے جنگل کی طرف گئے تھے وہاں حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرے کے چندلڑ کے جلانے کی لکڑیالانے کے لئے گئے ہوے تھے نماز کا وقت تھا انہوں نے اذاں کہی اور باجماعت نماز پڑھی (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

(خصوصاً اس زمانہ میں) پس آپ مکہ معظّمہ میں ایک سال تک مہدیؑ کی تصدیق پر دعوت کرتے رہے اور شیخ علی متقی کو علم ظاہر و باطنی کی قوت سے عاجز کر دیا۔ شیخ مذکور عاجز ہو کر آپ کو خرچ راہ اور سواری دیکر آپ کے دائرہ میں ہندوستاں پہنچا دیا۔ ورنہ آپ کا اِرادہ تو سفر استنبول کا تھا اور شیخ [۱] علائی ہندوستانی (جنکی شہادت کا عبرتناک واقعہ دربار اکبری میں درج ہے) عالم عامل صالح کامل معتمد بادشاہ اور مقتدار امراء و وزراتھے حضرت مہدیؑ کی بحث مہدیت یعنے (ثبوت مہدیت) میں شیر شاہ کی مجلس (دربار) میں تمام علماء پر غالب آ گئے اور حضرتؑ سے انکار کرنے والوں کی حجت باطل ہوگئی جیسا کہ نمرودیوں نے عاجز ہونے کے بعد کہا کہ اس کو (ابراہیمؑ) جلا دو اور اپنے خداوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہوان لوگوں نے بھی شیخؒ کو تکلیف پہنچائی (شہید کر ڈالا) اور میاں شیخ [۲] مصطفیٰ علماء شریعت اور مقتدا طریقت صاحب معاملات و حالات سے تھے آپ کے طفیل سے بہت سارے علماء جیسے ملاّ علاء الدین شیرازی جو علامہ زماں تھے

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) اور بعد نماز کچھ آیات قرآنی کا بیان بھی کیا میاں عبدالملک اس ماجرے کو دیکھ کر دنگ ہوگئے علاوہ ازیں بیان میں کچھ ایسی نکتہ سنجی تھی کہ محوحیرت ہوگئے پس آپ نے کہا کہ جنکے بچے ایسے باخدالایق و سمجھدار ہیں تو اُن کے بڑوں کا کیا کہنا اُن سے ضرور ملنا چاہیئے یہ سونچکر بچوں کے پیچھے پیچھے حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ کو پہنچے اور حضرت سے ملاقات کر کے شیدا و دلدادہ ہوگئے۔ عرض کی کہ حضرت مجھے تلقین فرمانا آپ نے ارشاد فرمایا کہ بھائی تم بڑے عالم اور بندہ محض امی ہے کیسے بنے گی انہوں نے عرض کیا کہ بندہ اپنا علم حضرت کی امیت پر قربان کر چکا ہے مجھے تعلیم کریں۔ پس آپ نے تصدیق و تلقین سے مشرف فرمایا۔ جس وقت شیخ علی متقی (جو پہلے مہدوی تھا تاب فقیری نہ لا کر مذہب چھوڑ کر مکہ کو بھاگ گیا) نے ایک رسالہ تردید مہدیت کا لکھ کر یہاں روانہ کیا۔ اس وقت حسب الحکم شاہ دلاورؓ میاں عبدالملک نے اس کا جواب لکھا جس کا نام سراج الابصار ہے یہ رسالہ عربی ہے اس کے دیکھنے سے آپ کی قابلیت معلوم ہوتی ہے۔۱۲

[۱] آپ بڑے مشہور و معروف عالم باعمل اور پیر طریقت اہل ارشاد تھے ہزار ہا مرید امیر و فقیر آپ کے آستانہ پر جبیں سا تھے جب آپ کو حق کا انکشاف ہوا۔ مذہب مہدویہ اختیار کر کے اپنی سجادگی کو ترک کر کے بادشاہ اور امیروں کی صحبت سے نفرت اختیار کی اور مذہب مہدویہ پر لوگوں کو دعوت کرنے لگے آپ کے وعظ و بیان سے متاثر ہو کر صدہا آدمی مہدوی ہونے لگے چونکہ اکثر علماء جو دنیا کے طالب بادشاہوں کے مصاحب ہوتے آئے ہیں مذہب مہدویہ سے خصوصیت کے ساتھ سخت عداوت رکھتے تھے لہذا شیخ علائی کے بھی دشمن بنگئے سلیم شاہ سوری کو اوندھا سیدھا سمجھا کر شیخ کو قید کیا۔ اور دربار میں مجلس مناظرہ ہوی تمام علماء و شیخ کے سامنے خفیف و ذلیل ہوے شیخ نے ثابت کر دیا کہ سید محمدؑ جونپوری ہی مہدیِ موعود آخر الزماںؑ ہے پھر تو شیخ پر مار پیٹ شروع ہوی۔ حتی کہ وہ عابد عارف نحیف الجثہ دو چار کوڑوں میں جان بحق ہوگیا۔ اس عظیم الشان واقعہ کی تفصیل منتخب التاریخ یا دربار اکبری مطبوعہ لاہور میں دیکھنی چاہیئے کہ مورخین نے باوجود اختلاف مذہب آپ کے حالات کس خوبی سے بیان کئے ہیں۔ **وَالفضَل مَا شهدت به الاعدا**

اور حال میں تذکرہ مولانا ابوالکلام میں واقعہ بالا پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے جو قابلِ دید ہے گویا مثل الفریقین کالا عمی والاصم والبصیر والسمیع هل یستومان مثلاً کی تفسیر ہے۔

[۲] شیخ مصطفیٰ افضل العلماء ہونے کے علاوہ صاحب خانوادہ تھے اور ایسے مقدس مانے گئے تھے کہ اگرہ نا گور پورپ کو آپ کا پس خوردہ منگایا جاتا تھا جس سے مایوس مریض شفا پاتے تھے جب آپ نے محض خداطلبی کے لئے مذہب مہدویہ اختیار کیا تو آپ کی کیفیت عجیب و غریب ہوگئی گجرات کے بڑے بڑے لوگ آپ کی فیض صحبت سے مہدوی ہونے لگے روز بروز مہدویوں کی تعداد بڑھنے لگی اور شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے علم و تقدس کا شہرہ عام ہونے لگا ملاّ عبدالنبی اور مخدوم الملک نے جو اپنے نمایشی علم و فضل کا سکہ اکبر کے دل میں بٹھا کر عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتے تھے سخت پریشان ہوگئے کہ اگر شیخ مصطفیٰ کے علم و تقدس کے حالات اکبر تک پہنچ جائیں اور ایسا ہونا اس لئے ممکن ہے کہ بڑے بڑے سرداران ملک مہدوی ہو رہے ہیں چنانچہ شیر خاں پولادی و عثمان خاں (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

اور کئی سال حرم محترم میں درس دیا ہے اور قاضی بخن اور پیر محمد اور بابا حسن جی اور قیصر خاں اور میاں ناصر اور مثل ان کے بہت سارے علماء اور خاں اور گجرات کے بادشاہاں مثلاً عثمان [1] خاں سور جو شیر شاہ کے بھانجے تھے اور شیر خاں پولادی امیر گجرات اور اسی طرح بہتری مخلوق نے تصدیق مہدیؑ کی ہے اور اُس میں امتیاز حاصل کیا گیا اور بہت سے اصحاب مقصود دینی (کمال) کو پہنچے ہیں آخر کار حضرتؒ کی بحث مہدیت میں خدا نے آپ کو (شیخ مصطفیٰ) تمام علماء لشکر بادشاہ جلال الدین پر نصرت دی جیسا کہ مشہور ہے کہ اٹھارہ

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) ہمشیرہ زادہ شیر شاہ بادشاہ مہدوی ہوگئے ہیں تو ضرور ہے کہ شیخ مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ باریاب ہو جائیں گے اور شہنشاہ اُن کا مطیع ہو جائے گا جس سے ہماری دُنیا بگڑ جائے گی۔ پس انہوں نے والی گجرات (گورنر) پر اپنی قربت شاہی کا اثر ڈالکر طلب ثبوت مذہب کے حیلہ میں حضرت شیخؒ کو قید کروایا۔ اور شہنشاہ کے حضور میں جھوٹی شکایت پیش کردی اکبر فی نفسہ رحمدل اور قدرتاً منصف تھا لہذا شکایت کو صحیح نہ باور کر کے دربار میں تحقیقات کا حکم دیا۔ پس حضرت شیخ مصطفیٰؒ حاضر دربار کئے گئے اور مباحثہ ہوا اور ہر مہینہ میں ایک مجلس قرار پائی چنانچہ اٹھارہ مہینہ میں اٹھارہ مجلسیں ہوئیں۔ مخدوم الملک اور عبدالنبی کے ساتھ ہمیشہ چالیس مولوی شریک مباحثہ تھے حضرت شیخؒ کے جوابات کیا تھے گویا نکات شریعت کا چمن پھیلا ہوا ہے جس سے حقیقت کی خوشبو مہک رہی ہے دربار پر سنسنی چھائی ہوی ہے اکبر مسرور اور دل سے میاں مصطفیٰؒ کا معتقد ہورہا ہے چنانچہ جوش خوش اعتقادی سے اکبر نے کہا میاں مصطفیٰ کچھ مانگو آپ نے جواب دیا کچھ نہ چاہیئے پھر اصرار سے کہا تو آپ نے مجبور ہوکر قرآن شریف مانگا اکبر نے قرآن شریف کے اوراق میں سونے کے ٹکڑے رکھ کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو دیا۔ آپؒ نے دیکھا کہ وزن زیادہ ہے اس لئے مقوے کو پکڑ کر اوراق جھٹک دئے تو سونے کے ٹکڑے زمین پر بکھر گئے۔ بعض علما جو حاضر دربار تھے کچھ ٹکڑے اٹھا لئے اکبر کی نظر پڑ گئی غضبناک ہوکر کہا کہ تم میں اور شیخؒ میں اتنا فرق ہے (یہ واقعہ حضرت شیخ علائیؒ کے ہو بہو ہے) اب حضرت شیخؒ پر اور تکلیف گزرنے لگی یعنے شب بھر ایسے آہنی خاردار پنجرے میں رکھتے کہ نہ آپ بیٹھ سکتے نہ کھڑے رہ سکتے نہ لیٹ سکتے بلکہ شب بھر حالت رکوع میں رہتے۔ جب صبح ہوتی تو معمولی قید میں رکھتے اور جب مباحثہ کے لئے دربار میں لاتے تو اچھے لباس میں لاتے۔ لیکن حضرتؒ کی لاغری اور اضمحلال سے اکبر نے پہچان لیا کہ ضرور شیخ کو خفیہ طور پر تکلیف دی جارہی ہے حضرت شیخؒ سے پوچھا کہ آپ پر کچھ تکلیف گزر رہی ہے آپ نے جواب دیا کہ شکر خدا غرض اٹھارہ مہینہ کی تحقیقات سے اکبر نے مذہب مہدویہ سمجھ کر علماء مخالف پر سخت غضبناک ہوا اور میاں شیخؒ سے نہایت عقیدت کے ساتھ کہا کہ جاگیر و منصب قبول کی جائے آپؒ نے انکار کر کے فرمایا کہ مذہب مہدویہ کے خلاف ہے چونکہ شہنشاہ بے حد معتقد ہوگیا تھا اس لئے حضرت کی آسایش کے لئے جاگیر و منصب قبول کئے بغیر حضرتؒ کو جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا اور حضرتؒ ہرگز قبول نہیں کرتے تھے آپ کے فرزند نے دیکھا کہ جاگیر و منصب قبول کئے بغیر اجازت رخصت نہیں ملتی اور حضرت تو ہرگز قبول نہیں فرماتے اور قید کی تکالیف سے بے حد ضعیف غالب ہورہا تھا اس لئے انہوں نے بادشاہ سے سند جاگیر و حکم منصب جس کو بادشاہ نے پہلے ہی سے تیار رکھا تھا۔ اس دانائی سے شہنشاہ سے حاصل کر لیا کہ حضرت کو خبر نہ ہوی اب شہنشاہ نے نہایت خوشی سے اجازت رخصت دیدی۔ جب حضرتؒ اپنے ٹھکانے پر پہنچے تو آپؒ کے فرزند وہ سند جاگیر اور حکم منصب شہنشاہ کے پاس واپس کر دیا۔ اور کہلا دیا۔ کہ حضرتؒ کو اجازت رخصت دلانے کے لئے میں نے لیا تھا۔ چونکہ مذہب مہدویہ کے توکل کے خلاف ہے اسلئے واپس کر دیا ہے۔

منقول ہے کہ جب آپ حالت قید میں تھے اور آپ پر بے حد تکلیف گزر رہی تھی آپ کا استقلال دریافت فرمانے کے لئے حضرت سید الشہدا امیر کبیر بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت حاملِ بار امانت رضی اللہ عنہ کی روح مبارک نے گھوڑے پر سوار ہوکر منہ پر سبز نقاب ڈالے خانہ میں حضرتؒ کے سامنے آکر فرمایا اے میاں مصطفیٰ تم پر بہت تکلیف گزر رہی ہے اگر تم چاہتے ہو تو ہم تم کو چھڑا لیتے ہیں آپ نے فوراً پہچان لیا کہ یہ ذات مبارک صدیقِ ولایتؓ ہے اور بھیس بدل کر امتحان استقلال کے لئے تشریف لائی ہے اسلئے آپ نے حضرت صدیقؓ کے جواب میں یہ دوہرہ عرض کیا۔ (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

[1] عثمان خاں زبدۃ الملک حاکم جالور نے جو خاص حضرت مہدی علیہ السلام کے دست مبارک پر تصدیق کی ہے اور والیان ریاست پالن پور اُنہیں کی اولاد ہیں علیحدہ ہیں اور یہ عثمان خاں سور شیر شاہ کے بھانجے جو میاں شیخ مصطفیٰؒ کے ہاتھ پر تصدیق کی ہے علیحدہ ہیں۔

مہینہ تک مباحثہ ہوا اُس سے دو مجلسیں جو کہ قلم بند ہو چکی ہیں اُن کے باقی حالات پر دال ہیں اور میاں [1] عبدالرشید نے عالم عامل صالح کامل زمانہ کے مشہور علماء سے تھے ثبوت مہدیت میں ایک رسالہ لکھا ہے اور حضرتؑ کی بعض نقلیں بھی جمع کی ہیں آخر کار اس مبارک نام (مہدیؑ) پر چند مریدین کے ساتھ بادشاہی ظالموں کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرمایا ہے اور قاضی منتجب نے جو علامہ زماں تھے دلایل ثبوت مہدیت حضرتؑ میں ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس کا نام مخزن الدلایل رکھا ہے اور شیخ زین العابدین عرف ننھے میاں نے جو ملک پیر محمد مملکت مدار نظام شاہ کے بھائی اور عالم صالح تھے ایک بڑا رسالہ حضرت میراں علیہ السلام کی مہدیت کے ثبوت میں تحریر فرمایا ہے پوری پوری تعریف ان بزرگوں کی لکھی جائے تو یقیناً ہر ایک کے نام کی ایک علیحدہ کتاب لکھی جاتی اسی خیال سے تھوڑے اوصاف چند بزرگوں کے لکھے گئے اور اسی طرح دوسرے علماء کے یہی اوصاف ہیں یعنی قدوۃ العلماء شیخ الاسلام خراسانی اور ملا حاجی فرہی اور ملا دُرویش ہروی اور شیخ صدرالدین خراسانی اور میر کمال شیر خراسانی اور میاں امیر [2] محمد ہندوستانی اور

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) دُھرہ

جگ کے ڈہاندے ڈہیٹ پیا تو موہے ٹھگن کا ہیں لیا۔تن سراو پر مارے گھن آرے سیتی چیرے تن

تب بھی نکلے یا ہی سخن مہدی آنگر شت کیا

ترجمہ:۔دنیا کی سیر کرنے والے شوخ جان من۔تو نے میری آزمایش کے لئے وضع بدلی اگر میرا سر گھن سے پھوڑ دیا جائے اور میرا جسم آرے سے چیر دیا جائے جب بھی میری زبان سے یہی کلمہ نکلے گا کہ مہدی آیا اور گیا۔

جب حضرت صدیقِ ولایتؓ نے یہ دہرہ سنا نہایت خوش ہو کر چہرہ سے نقاب الٹ کر اپنے دیدار سے مُشرف اور اظہار خوشنودی فرمایا نوٹ شیخ علیہ الرحمہ کے مباحثہ کے مفصل واقعات آپؒ کے مجالس سے جنکا نام تحقیقات اکبری ہے جس کو مولوی سید عیسیٰ صاحب مجسٹریٹ مرحوم (مہدوی) نے چھپوایا ہے اس کے دیکھنے سے واضح ہوگا۔۱۲مترجم

[1] شہباز عرصہ توحید مولانا عبدالرشید علم میں یکتائے زمانہ اور عمل میں پرہیزگار یگانہ تھے پٹن کے باشندے مشایخ حضرت امام حنیفؓ کی اولاد سے سید علوی تھے جس وقت حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام اس شہر میں تشریف لے گئے تو آپ ہی حضرت کے مجلسِ بیان میں حاضر ہوئے اور بیان مبارک سنتے ہی گرویدہ ہو گئے اور کرامت تلقین و تصدیق سے مشرف ہوئے اور ترکِ دنیا و صحبت حضرت بندگی میاں سید خوندمیر خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس کی ہے آپ کا واقعہ شہادت آپ کے فرزند میاں شیخ مصطفی کے قید کے وقت نہایت دردناک ہوا ہے ۱۲۔

[2] حضرت بندگی میاں امین محمد اور بندگی میاں عبدالمجید اور بندگی میاں ابو محمد یہ تین بھائی تھے بعض مورخ آپ کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ امین محمد بن شاہ سعداللہ بن شاہ عزیزاللہ بن شاہ یحییٰ بن شاہ علاءالدین چراغ دہلی ہیں شاہ یعقوب بن شیخ فرید گنج شکر مسعود رحمہم اللہ اجمعین اور بعضی آپ کو حضرت معین الدین چشتیؒ کی اولاد سے شمار کرتے ہیں غرض دہلی میں انکی سجادگی کی بڑی شہرت تھی بڑے بھائی عبدالمجید مسند نشین تھے اکثر سلاطین وامراء انکے مرید و معتقد تھے حنفی چشتیہ مشرب تھے ہزار ہا امیر وغریب آدمی آپ کے مرید تھے دہلی سے ہجرت کر کے احمدآباد میں سابرمتی کے کنارے رہے شیخ پورے میں آکر ٹھیرے ہوئے تھے چونکہ علم ظاہر و باطن میں خوب ماہر اور زہد و تقویٰ میں قدم بیشتر اور خانوادہ چشت اور اولاد شیخ فرید گنج شکرؒ سے تھے ان وجوہ سے گجرات میں بھی انکی بڑی توقیر ہوئی بڑے بڑے نامور لوگ مرید و معتقد ہو گئے حضرت مہدی علیہ السلام احمدآباد میں تاج خاں سالار کی مسجد میں تشریف لائے اور حضرت کے بیان اور وعظ کا چرچا ہوا تو یہ تینوں بھائی بھی آپ کے حالات دریافت کر کے چند روز آپس میں مشورت کر کے حضرتؑ کی ملاقات کو روانہ ہوئے اس وقت حضرت وہاں سے کوچ کر گئے تھے جب ملاقات ہوئی تو پہلے حضرتؑ نے بڑے بھائی عبدالمجید کا نام لیکر پکارا (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

شیخ مبارک [1] ہندوستانی اور قاضی ذکریا بھکری اور میاں یوسف [2] سہیت اور میاں تاج محمد [3] سہیت اور میاں عماد سجاوندی اور ملا روح اللہ اور قاضی شاہ ابو جی احمد آبادی اور شیخ صدر الدین [4] سندھی اور شیخ صلاح اور ملا نجم الدین گجراتی برادر میاں وجیہ الدین اور قاضی ضیا پٹنی ملا ضیا دکھنی اور شاہ علی پنڈ سالی اور میاں الہداد [5] اور میاں شاہ علی [6] دولت آبادی اور قاضی قادن [7] ہندی اور قاضی قادن خورد اور میاں پیر محمد شروانی ان کے جیسے بہت اور بے شمار علماء ہیں لیکن سبب تصدیع (از تصدیع مطالعہ) زیادہ نہیں لکھے گئے حاصل کلام یہ تمام

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) اور ان تینوں صاحبوں پر نظر کیمیا اثر سے توجہ فرمائی اسی وقت جذبے سے بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو تلقین ہو کر ترک دنیا کر کے تینوں بھائی وہیں سے ہمراہ ہو گئے۔ بندگی میاں عبدالمجید اور میاں امین محمد اصحاب اثنا عشرہ مبشرہ میں شمار کئے گئے حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کے بعد بندگی میاں امین محمد نے بہت سیر وسیاحت کی ہے ہزار ہا آدمی آپؓ کی تاثیر وعظ سے مصدق ہوے اگر چہ آپ کے اشعار وتصنیف وتالیف بہت کچھ ہیں مگر بہت کمیاب چنانچہ یہ ابیات آپ کی بہت مشہور ہیں۔

از درشاہ محمدؐ مہدی آخر زماں	می نماید پنج چیزاں دایمان درمہدیاں
جان وتن را بذل کردن خانماں نگراشتن	جوع وخواری پیشہ کردن صبر بر پا داشتن
ہر کہ مہدی را بگر دد گفت او دردل کند	بیجا بش رویۃ اللہ بالیقین حاصل شود

دولت آباد میں ۹۳۹ھ میں آپ کا وصال ہوا اور وہیں آپ کا مزار ہے ملک مہریؓ آپ کی تاریخ رحلت (یحبّهم و یحبّونه) است طرح نگار فرمای الخ

[1] تذکرہ علما ہند میں مذکور ہے کہ شیخ مبارک ناگوری اپنے زمانہ کے زبردست علما سے تھے ابتداء خطیب ابوالفضل کازرونی اور ملّا عماد طارومی سے گجرات میں علم حاصل کیا ہمیشہ علوم دینیہ کی درس وتدریس کا شغل تھا۔ فن شعر ومعما وغیرہ اور سارے فضایل خصوصاً علم تصوف کو خوب سیکھا تھا شاطبی (کتاب قراءت) کو حفظ کر کے درس دیتے تھے قرآن مجید قراءت عشرہ سے پڑھتے تھے آخر میں قرآن مجید کی تفسیر منبع العلوم چار جلد میں لکھی ہے اور علاوہ ازیں اور بھی تالیفات کئے ہیں پچاس سال کے قریب آگرہ میں درس وتدریس میں گزارے ہیں اُن کے فرزند ابوالفضل غلامی اور ملک الشعرا فیضی اور شیخ ابوالخیر فخر زمانہ تھے ۱۰۰۱ھ میں وفات پائی۔ دربار اکبری میں بھی اُن کا ذکر واضح ہے شیخ علای کے ہاتھ پر انہوں نے تصدیق کی ہے اور شیخؒ کے ہر جلسہ اور ہر معرکہ میں جو علماء سے سلیم شاہ کے دربار میں ہوتے اُن میں شیخؒ کے رفیق اور معاون رہتے تھے ابوالفضل نے بوجہ قربت شاہی اور مخالفت علماء دنیا طلبی میں پڑ کر خود تقیہ اختیار کر لیا اور باپ کو بھی اس مذہب سے علیحدہ ثابت کرنا چاہا حالانکہ مذہب مہدویہ میں بجائے تقیہ کے سربکف رہنا چاہیئے۔ سر سید احمد خاں نے بھی تہذیب الاخلاق میں شیخ مبارک کی نسبت لکھا ہے کہ شیخ مبارک ابوالفضل کا باپ بھی مہدویہ فرقہ میں سے تھا انتخاب ماثر الامرا جلد دوم صفحہ ۵۸ لکھا ہے کہ سلیم شاہ کے زمانہ میں شیخ علای مہدوی سے رابطہ رکھنے کی وجہ ابوالفیض بھی مہدوی مشہور ہو گیا اور علماء وقت سے کیا کچھ طعنے نہ پایا ۱۲۔ [2] آپ کا ذکر تصدیق وغیرہ مجذوب کی گواہی کے بیان میں گزرا

[3] جناب مولانا تاج محمد سہیت حضرت میاں یوسف کے بھائی ہیں اس زمانہ کے بڑے عالم وفاضل تھے اور احمد آبادی علماء میں استاد مانے جاتے تھے جن دنوں کہ حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام احمد آباد تشریف لے گئے تو وہاں ہزاروں آدمی ہر قسم کے لوگ امیر وغریب فقیر مولوی مشایخ نے آپ کے آستانہ پر سر ٹیک دیا تھا جس کے سبب سے دنیا کے طالب ملاؤں نے اپنی ریاست اور مشیخت برباد ہونے کے خیال سے حضرت کے جانی دشمن ہو گئے اور رویت کے مسئلہ میں حضرت سے مخالفت کر کے لڑائی وشور وغوغا برپا کیا تو اس وقت تاج محمد صاحبؓ نے اُن بلوای علماء کی واجبی خبر لی تھی۔ (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

[4] شیخ صدر الدین ٹھٹوی بڑے زبردست عالم وفاضل پرہیز گار اپنے زمانہ کے تھے اور نظام الدین شاہ سندہ کے ہم زمانہ تھے تمام علوم میں ایسی جامعیت رکھتے تھے کہ ہزار ہا شاگرد کو کمال علمی کے مرتبہ تک پہنچایا تھا پہلے پہل سید محمدؐ جونپوری مدعی مہدیت کے آنے کے ساتھ ہی اُن سے مخاصمت اور مقابلہ سے پیش آئے آخر سید محمدؐ کو دیکھتے ہی راسخ مریدوں کے زمرہ میں داخل ہو گئے۔ تذکرۃ العلماء مطبوعہ نول کشور صفحہ ۲۶۷ نوٹ ٹھٹھ شہر سندہ میں ہے۔

[5] قوم میں اس مبارک نام کے دو ہی صاحب مشہور ہیں ایک بندگی میاں الہداد حمیدؓ مہاجر اور دوسرے (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر) ([6]، [7] حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

اہل سنت والجماعت وعالم عادل ومسلم کامل تھے جیسے کہ مصدقان پیغمبران نے تحقیق ودریافت کے بعد تصدیق پیغمبری کی ہے اسی طرح یہ سب علماء علم سے عقل سے پورے چھان بین کر کے حضرت سید محمدؑ کی مہدیت کی تصدیق کی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا نہیں ہے مشرکوں [1] کے لئے نشانی کہ جانتے ہیں اُس قرآن یا محمدؐ کو علماء بنی اسرائیل اور حسامی میں لکھا ہے کہ ہمارے پاس صحیح بات یہ ہے کہ ہر زمانہ کے علماء اہل عدالت واجتہاد کا اجماع حجت (یعنے دلیل) ہے اور علماء کی کمی وزیادتی کا کچھ لحاظ نہیں اور میاں عبدالملک

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) غرض حضرت تاج محمد صاحب نے بھی پٹن میں اپنے بھائی یوسف سہیت کے تصدیق کرنے کے بعد کرامت تصدیق وتلقین مہدیؑ سے فیضیاب ہوئے سوانح۔ میرات سکندری مطبوعہ بمبئی میں لکھا ہے کہ احمد آباد کے سب علماء نے سلسلہ دیدار کی بحث کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کے قتل کا فتویٰ دیا۔ مگر مولانا تاج محمد سہیت جو علام علماء زمانہ تھے اور استاد استادان شہر تھے۔ مفتیوں کو اس دھمکی سے روکا کہ کیا تم نے علم اسی لئے پڑھا ہے کہ ایک سید کے قتل کا فتویٰ دیں۔

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) بندگی ملک الہدادؓ تابعین ملقب بہ خلیفہ گروہ میاں الہداد حمید کا تذکرہ مذکور ہو چکا اب میاں الہدادؓ سے مراد ملک الہداد ہی ہونا چاہیئے۔ ورنہ تیسرے الہداد مشہور ہی نہیں واللہ اعلم حضرت ملک الہداد بن ملک احمد باڑیوال شیخ صدیق حضرت یحییٰ منیریؒ کی اولاد سے ہیں عالم عامل عارف کامل سلطان محمود بیگڑہ کے نامور امیروں سے تھے جب حضرت مہدی علیہ السلام پٹن میں تشریف لائے تو انہوں نے بھی شرف تصدیق وتلقین حاصل کیا مگر حضرتؑ کے ہمراہ ترک دنیا کر کے ہجرت نہیں فرمائی بعد وفات مہدی علیہ السلام جب صحابہ گجرات کو واپس آئے تو آپ بندگی میاں شاہ نظامؓ کے حضور میں ترک دنیا کر کے آپؓ کی صحبت میں رہے پھر حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی خلافت کی آپ کے حالات وسوانح ایک عجیب وغریب داستان مایۂ خوفاں ہے گروہ مہدویہ میں آپؓ افضل التابعین ہیں۔ منتخب التاریخ میں تذکرہ اولیاے ہند میں کالپی کے برہان الدین صاحبؒ کا ذکر نہایت خوش اسلوبی سے لکھا ہے کہ برہان الدین صاحب نے میاں الہداد باڑیوال کے جو کہ ایک واسطہ سے میر سید محمد جونپوری کے خلیفہ ہیں، کی صرف تین روزہ صحبت میں یہ سب فیض دین وکمال حاصل کیا ہے۔ سبحان اللہ پھر اس استاد کا کیا پوچھنا۔ ۱۲ محشی

[6] اس نام کے جو صاحب مہدوی قوم میں مشہور ہیں اس میں شک نہیں کہ وہ مصدق تھے اور دولت آباد میں ان کی بزرگی وارشاد کا چرچا تھا مگر انہوں نے شاہ یعقوبؓ مہدی علیہ السلام کے خاص پوتے جب دولت آباد تشریف لائے اور مخلوق کا رجحان آپ کی طرف زیادہ ہو گیا تو رشک سے آپ کو دعوت دیکر زہر دیدیا پس ایسا شخص نہ میاں ہوسکتا ہے نہ میاں کہنے کے لائق ہے مولف رسالہ حضرت شاہ یعقوب کے خاص پوتے ہیں آپ ہرگز کسی ظالم خونی کو میاں نہیں لکھتے لہذا یہ میاں شاہ علی جن کا تذکرہ رسالہ میں مذکور ہے دوسرے ہی صاحب ہیں۔ ۱۲

[7] آپ اپنے زمانہ میں سرآمد وقت تھے آپ کے والد کا نام قاضی ابوسعید ابن قاضی زین الدین پھکری تھا انواع فضایل علوم میں آراستہ وحفظ قرآن وعلم قراءت وفقہ وتفسیر وحدیث وتصوف وعزیمت وانشاء میں پیراستہ تھے وادی سلوک میں ریاضت کو کمال درجہ تک پہنچایا زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے کشف وکرامات آپ سے بہت ظہور میں آئے اور سیر وسیاحت ملکوں کی بہت کی آخری عمر کے درمیان سید محمد جونپوریؒ کے مرید ہوئے۔ جب آپ کے مرید ہونے کا شہرہ ہوا اور علماء نے سنا تو اس زمانہ کے علماء ظواہر آپ پر طعن کرنے لگے اور سخت عداوت رکھتے تھے غرض آپ اپنی تمام عمر کو عبادت میں مشغول رکھے تھے ۹۵۸ھ میں آپ کی وفات ہوی بلادسوتان میں آپ کا مزار ہے تاریخ الاولیأ مطبوعہ فتح الکریم ممبئی۔ اسی طرح تذکرہ علماء ہند مصنفہ رحمان علی صاحب مطبوعہ نولکشور میں مذکور ہے۔

[1] تفسیر قادری (ترجمہ تفسیر حسینی) میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کیا نہیں ہے قریش کے مشرکوں کو نشانی قرآن کی صحت یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یہ کہ جانتے ہیں قرآن کو اُس کی صفت کے ساتھ یا پیغمبر آخرالزماں کو اس کی نعت کے ساتھ علماء بنی اسرائیل کے جنھوں نے اگلی کتابیں پڑھی ہیں اور کسی چیز پر عالم کی گواہی کے سبب سے اُس چیز کا یقین ہوجاتا ہے اور وہ چیز تحقیق ہوجاتی ہے مسلمانو! قرآن میں اللہ تعالیٰ نے مشرکینِ مکہ کے (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

نے اپنے رسالہ میں کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ جب کوئی نیا واقعہ پیش آ ے اور اس کے متعلق مجتہدین سے ہم کو کوئی صراحت نہ ملے اور اُس کے انکشاف کی احتیاج ہو تو ہم اپنے زمانہ کے صاحب فضل کی رائے لیں گے اور افضل زمانہ پر ہیزگار زمانہ ہیں اور مثل ان ارکان خاص کے (یعنے اتقیا کے اس گروہ پر شکوہ میں عام لوگ ہیں پھر اُن کا کیا جواب ہے جو ان میں راسخون فی العلم کی شان رکھتے ہیں جبکہ کہتے ہیں ہم نے اُس پر ایمان لایا سب ہمارے پروردگار کے پاس ہے خدا کے لئے انصاف کرو اور عداوت نہ کرو کیونکہ یہ ظاہر بات ہے اور بادشاہوں سے سلطان حسین [۱] شرقی بادشاہ شہر جونپور اور سلطان غیاث الدین [۲] بادشاہ قلعہ مانڈو اور

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) مقابلہ میں علماء بنی اسرائیل کی تصدیق کو حجت ٹھیرایا یعنے علماء بنی اسرائیل کا ایمان مشرکوں کو ملزم ثابت کرنے کے لئے کافی دلیل ہے کیونکہ مشرکین قریش نہ تو کچھ پڑھے لکھے تھے اور نہ اُن کے پاس کوئی کتاب یا صحیفہ تھا پس اُن کے لئے ان علماء کا اپنے آبائی مذہب کو چھوڑ کر اور اپنی برائی کو توڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شہادت دینا کافی حجت تھا جیسا کہ دنیا میں تمام حکام شہادت پر فیصلہ کرتے ہیں اس طرح خدا کے پاس بھی ایمانی فیصلے ہونگے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لتکونوا شهداء على الناس و يكون الرسول عليكم شهيدا اور آخر سورۂ حج میں فرماتا ہے وفی هذا ليكون الرسول شهيدا عليكم وتكونوا شهداء على الناس فاقيموا الصلوة و آتوا الزكوة واعتصموا بالله هو مولكم فنعم المولى ونعم النصير مولوی نذیر احمد صاحب اس آیت کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں (کہ گواہ ہونے کا مقصود ہے۔ حجت کا تمام کرنا اور حجت کے تمام کرنے سے غرض یہ ہے کہ جس پر حجت تمام کی جائے اُس کو عذر کرنے کی گنجایش باقی نہ رہے۔ پس خدا نے پیغمبر آخر زمانؐ کے بھیجنے سے ہم مسلمانوں پر اپنی حجت تمام کردی کہ وہ ایسا دین لیکر آ ے آسان اور قریب الفہم اور مطابق فطرت کہ ہم کو اس دین کے قبول کرنے میں کوی جائے عذر باقی نہیں جس طرح پیغمبر کے بھیجنے سے خدا نے اپنی حجت ہم مسلمانوں پر تمام کی۔ اسی طرح ہم مسلمانوں کے اسلام لانے سے دوسرے لوگوں پر خدا کی حجت تمام ہوی کہ جیسے آدمی ہم ویسے آدمی وہ جیسے حواس ہمارے ویسے حواس اُن کے جیسی عقل ہم کو دی گئی ویسی ہی عقل اُن کو بھی دی گئی ہے تو کوئی سبب نہیں ہے کہ ہم تو اسلام قبول کریں اور وہ نہ کریں انتہی حقیر عرض کرتا ہے کہ اسی طرح خدا نے مہدیِ موعود آخر الزماںؑ کے بھیجنے سے ہم مہدویوں پر حجت تمام کردی کہ آپؑ نے اِسلام کا حاصل قرآن کی غایت رسولؐ کی اتباع اس طرح لیکر آئے کہ ہم کو اور علماء دین کو آپ کا دعویٰ قبول کرنے میں کوئی عذر باقی نہیں رہا جس طرح کہ مہدیؑ کے بھیجنے سے ہم مہدویوں پر حجت تمام کردی۔ اسی طرح ہمارے تصدیق کرنے سے دوسرے لوگوں پر حجت تمام ہوی کہ جیسے آدمی ہم ویسے وہ جیسے حواس ہمارے ویسے ان کے جیسی عقل ہماری ویسی ان کی پھر کیا وجہ ہے کہ ہم تو تصدیق کریں اور وہ نکریں۔

[۱] سلطان حسین شرقی بادشاہ جونپور چونکہ مہدی علیہ السلام خاص جونپور ہی میں پیدا ہوے اور وہیں نشو ونما پائے لڑکپن سے آپ کے کرامات واخلاق سارے شہر میں مشہور ہوگئے تھے پورے واقف ہے مرید ومعتقد ہوگئے تھے۔ خصوصاً جبکہ ہند میں اسلام چراغ سحری کی طرح ٹمٹمار ہا تھا اور ہر طرف سے شرک کی گھٹا چھا رہی تھی۔ آنحضرت نے سلطان کو جہاد کے لئے ابھارا حالانکہ سلطان دلپت رائے والی گوڑ کا باجگزار اور اس کے مقابل میں بالکل کمزور تھا مگر حضرتؑ کے فرمان کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ ظاہری قوت کے ہیچ سمجھ کر صرف حضرتؑ کی باطنی امداد کے بھروسہ مستعد جنگ ہوگیا۔ حضرتؑ بھی بذات خود جنگ میں شریک ہوے اور معرکہ کارزار کے وقت بہ نفس نفیس اس اہم لڑائی کو انجام دیا یعنے خود جنگ فتح کیا اور اسلام کا بول بالا ہوا سلطان خراج گزار تھا شہنشاہ ہوگیا۔ پھر تو سلطان حضرتؑ کے حلقہ غلامی کو اپنا آویزہ گوش بنالیا۔

[۲] سلطان غیاث الدین جس وقت کہ جناب سیدنا مہدی علیہ السلام قلعہ مانڈو کو پہنچے تو وہاں بھی آپ کی اعجاز بیانی کی شہرت ہوگئی رفتہ رفتہ سلطان غیاث الدین کو بھی آپ کی تشریف آوری کی اور اعجاز بیانی کی خبر پہنچی۔ سلطان چونکہ دیندار آدمی تھا اس کو اس امر کی تحقیق کی فکر ہوی۔ مگر ان دنو اس کے بیٹے نصیر الدین نے اس کو نظر بند کرکے خود حکمراں تھا اسلئے سلطان نے حضرت کی خدمت میں عدم حضوری کی معافی چاہکر (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

میرزا ۱ حسین ہروی بادشاہِ خراسان اوراسمٰعیل ۲ نظام شاہ یہ سب مصدقان مہدیؑ تھے اور برہان ۳ نظام شاہ بن احمد نظام شاہ نے حضرتؑ کی تصدیق کر کے حضرتؑ کے تمام مہاجروںؓ کو ملک گجرات سے صداقت و تعظیم سے (اپنے شہر میں) لاکر مہدی علیہ السلام کے خاص نبیرہ کو اپنی لڑکی دی چنانچہ مشہور ہے اوراس کے بعد ایک زمانہ تک اس عقیدے کو چھپا رکھا تھا آخر وقت اس مصلحت سے بھی رجوع کر کے سید میرانجی اور میاں پیر محمد کے حضور میں تصدیق مہدی علیہ السلام کا اظہار کر کے انتقال کیا اور اسکا لڑکا شاہ علی نظام شاہ اور ہمایون

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) عرض کروایا کہ حضرت کے دو مرید بندے کے پاس روانہ فرمائیں تو مافی الضمیر عرض کرونگا حضرت نے بموجب درخواست دوصاحب کو روناہ فرمایا سلطان نے حضرت کے حالات سے سوالات کر کے ان دوصاحبوں کو گواہ رکھ کر حضرتؑ کی تصدیق کی اور نذرانہ اس قدر کثیر مقدار میں گزرانا کہ زروجواہر کے ڈھیر لگ گئے حضرت نے وہیں سب کا سب خدا کی راہ میں خیرات کر دیا۔ ۱۲ ملخص از سوانح

۱ جب میرذوالنون امیر فرہ نے حضرتؑ کی تصدیق کی تو یہاں کے تمام واقعات لکھ کر سلطان مرزا حسین کی خدمت میں ہرات کو روانہ کیا (اس وقت ہرات سلطان کا پایہ تخت تھا) میرزا حسین صاحب علم دیندار پادشاہ تھا چنانچہ اُس نے اپنے علاقہ میں تخمیناً بارہ ہزار علماء کو جمع کیا تھا جہاں کہیں اہل علم کی خبر ملتی اُن کو بلا کر بڑی عزت دیتا پس سلطان نے اس خبر کے پہنچنے کے بعد شیخ الاسلام کے مشورے سے ملاعلی فیاضی اور ملامحمد شروانی اور ملامخدوم اور ملاعلی گل کو تحقیقات کے لئے فرہ کو روانہ کیا اور روایت میں بجائے ملامخدوم اور ملائل کے ملادرویش اور ملاعبدالصمد کا نام ہے۔ عرض ان چاروں علماء نے بعد تحقیقات تصدیق کر کے ان میں سے دوصاحب تو حضرت کے حضور میں رہ گئے اور دوصاحب نے جا کر سلطان سے عرض کیا کہ بیشک تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہی مبارک ذات مہدیِ موعودؑ ہے، ہم نے تصدیق کر لی ہے جب سلطان نے یہ خبر سنی تو خود بھی تصدیق کر کے حضرتؑ کی خدمت میں پہنچنے کے لئے تیار ہوا۔ چونکہ ضعیف اور بیمار تھا اسلئے راستہ میں بعارضہ بخار انتقال کیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے معہ اپنے اصحابؓ کے نمازِ جنازہ غائبانہ ادا فرمائی جیسا کہ رسول اللہؐ نے نجاشی بادشاہ حبش کی جنازہ کی نماز ادا فرمائی تھی۔ سوانح۔

۲ برہان الملک تو اکبر کے دربار میں حاضر تھے ان کے دو بیٹے ابراہیم و اسمٰعیل چچا کے پاس قید تھے جب امراء نے اپنے اپنے آقاء کا گھر صاف کر دیا تو اسماعیل کو قید سے نکال کر تخت پر بٹھایا۔ لیکن نمونہ کے لئے اسے سامنے رکھا حکومت آپ کرتے تھے۔ شہر میں قتل عام کیا۔ خاص و عام کے گھر لٹے جو جوانسان آنکھوں میں کھٹکتے تھے اور کسی موقعہ پر اُنکے سر ہلانے کا خیال تھا اُنہیں خاک میں دبا دیا۔ جو صاحب قوت امیر تھے اُنکا مذہب مہدوی تھا اسماعیل خود لڑکا تھا انہوں نے اسے بھی مہدوی کر لیا اور مسجدوں میں مہدویہ کے خطبے جاری ہو گئے مہدوی مذہب کے لوگوں کے زوروشور پہلے ہی دیکھ چکے ہوانہوں نے سب کو دبالیا۔ غیر مذہب کے لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کر نکل گئے یا گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ دربار اکبری۔

۳ اوراس کے بعد سلطان برہان نظام الملک بحری تخت نشین ہوا۔ یہ شخص پہلے مہدویہ مذہب پر تھا اس کے عہد میں ملاشاہ طاہری بزدوی اسماعیل علی ایران سے آیا۔ اور اُس نے حکمت علمی سے رسائی پیدا کی اور رفتہ رفتہ اس کی مزاج میں درآیا۔ اور شیعہ مذہب کی طرف رجوع کر لیا۔ اور یہ شیعہ ہو کر اہل تسنن کا دشمن جانی بن گیا طرفین سے لڑائی چھڑی آخر ۹۹۱ھ میں مرگیا۔ محبوب السلاطین مولفہ محمد حسین صاحب۔ منتخب اللباب نسخہ قلمی واقع کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۶ میں لکھا ہے کہ جب اس زمانہ میں مذہب مہدویہ اس حد تک رواج پایا تھا کہ یہ مقابلہ دوسرے مذہب کے اس کی کوی برائی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ اس وقت برہان نظام شاہ نے اپنی لڑکی قوم مہدویہ کے ایک مشائخ اور پیشواء کو کہ ظاہراجمال وکمال اور مال میں مشہور تھے دیا۔ اتفاقات سے شاہِ طاہر کہ عربستان کے معزز سادات سے کہا جاتا تھا اوراس کا ذکر تفصیلاً بیان ہوگا۔ اُسی زمانے میں برہان شاہ کی خدمت میں جبکہ وہ ملّا محمد شروانی کے پاس درس لیتا تھا۔ دوسرے فضلاً کو بھی جمع کر کے اُس کو مطعون کئے کہ جیسا کہ شاہ طاہر مذہب مہدویہ کے نتایج کی اطلاع رکھتا ہے آپ لوگ واقف نہیں اس کے بعد گل کہلا کہ اس وقت کے تمام فاضل لوگ جو مذہب حنفی کا دم مارتے تھے خفیہ مذہب مہدویہ رکھتے تھے۔ انتخاب (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

بادشاہ دہلی یہ لوگ ساکت اور اسی طرف (مہدویت) مائل تھے اور امیروں سے ہنڈال بیگ اور کامران بیگ برادران ہمایون [۱] بادشاہ اور میر ذوالنون [۲] امیر فرہ اور شاہ بیگ [۳] امیر قندہار اور میرزا شاہین امیر بھیکر اور نوری بیگ پیشواء ہمایون اور دریا [۴] خاں مملکت مدار پادشاہ سندا ور شیر خاں پولادی امیر گجرات اور ملک خانجی [۵] امیر جالور اور جمال [۶] خاں مملکت مدار نظام شاہ اور عثمان خاں سور ہمشیر زادہ شیر شاہ ان میں اکثر عالم اور نیک بخت تھے مثل اُن کے بہتیرے امراء وزراء نے حضرت میراں علیہ السلام کو واجب التصدیق جان

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) منقول ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام احمد نگر تشریف لے گئے تو احمد نظام شاہ بہ تمنائے دعائے اولاد آپؑ کی مجلس میں حاضر ہوا آپ نے پسخوردۂ پان عنایت کیا جس میں نصف بادشاہ نے کھایا اور نصف محل میں کھلایا اس کی برکت سے اسی روز بیگم حاملہ ہوگئی اور یہی برہان نظام شاہ پیدا ہوا۔ اس کی تین پشت تک مہدویہ مذہب رہا۔ جب وہاں سے پیشوایان مذہب نے ہجرت کی تو اس کی اولاد نے مذہب چھوڑ دیا۔

[۱] منقول ہے کہ شہنشاہ ہمایون اکبر کا باپ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا مکتوب ملتانی جو ایک رسالہ ثبوت ہے آبِ زر سے لکھوا کر اپنے پاس رکھا تھا اور مہدویہ کی طرف مایل تھا۔

[۲] جب حضرت مہدی علیہ السلام قندھار سے فرہ پہنچے تو وہاں بھی حضرتؑ کی دعوت اور وعظ و بیان سے شہر گونج اٹھا وہاں کے قاضی صاحب نے کوتوال کو حکم دیا کہ ان کا اسباب و ہتیار ضبط کرلاؤ کوتوال سرور خاں نے پہنچ کر ظلم و تعدی سے پیش آیا۔ صحابہؓ کے ہتیار و اسباب چھین لئے گئے اور علاوہ ازیں۔ صبح قید کئے جانے کی یہی سنائی۔ اسی شب میں سرور خاں نے حضرت رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا نیزہ لئے ہوے اس کے سینے پر کھڑے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ تیرے علاقہ میں میرے فرزند پر یہ ظلم ساتھ ہی آنکھ کھل گئی گھبرا کر اٹھا تو پیٹ میں درد اس شدت سے اٹھا کہ جینا محال ہوگیا اس نے سمجھ گیا کہ یہ کل کے عمل کا نتیجہ ہے فوراً حضرت کے حضور میں حاضر ہوا اور قصور معافی چاہی آپ نے اپنا پسخوردہ عنایت کیا۔ اُسی وقت درد موقوف ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت کی تصدیق سے مشرف ہوا تلقین ہوکر عرض کیا کہ کل جو کچھ اسباب خادموں کا گیا ہو فہرست ملے تو فدوی گزراندیتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو چیز ہم کو چاہیئے ہمارے پاس ہے گئی نہیں (یعنے ذکر خدا) پس سرور خاں واپس ہوکر تمام اسباب روانہ کردیا اور قاضی صاحب کی اچھی خبر لی۔ اور اس تمام واقعہ کی میر ذوالنون کو خبر کی میر نے کہا یہ ایک بھاری بات ہے کوئی معمولی نہیں تمام علماء کو جمع کر کے اس کا مقابلہ کرنا اور کوئی تدبیر ایسی کرنا کہ اگر جھوٹا ہو تو اکھڑ جائے۔ پس میر نے کوتوال سے کہا کہ اچھا ہم بھی تحقیق کے لئے چلتے ہیں تم تمام سیاسی آلات لیکر وہاں ٹھیرو اس کے ساتھ سارے شہر میں گڑبڑ مچگئی اور سیاسی آلات وجلاد وغیرہ کو دیکھ کر حضرتؑ کے اصحابؓ بھی گھبرا گئے۔ حضرتؑ نے ان کو تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں ہم اللہ کی حفاظت میں ہیں۔ غرض میر ذوالنون بڑے تزک واحتشام سے نقارے بجاتا ہوا رعب دار شکل سے آیا۔ اس وقت حضرتؑ بیانِ قرآن میں مشغول تھے ہزارہا آدمی کا مجمع حضرتؑ کے اطراف تھا۔ میر کے لئے حضرتؑ کے قریب مسند لگای گئی تھی میر کی سواری آئی تو چوبدار راستہ کشادہ کرنے کے لئے لوگوں پر مار پیٹ کرنے لگے جب میر لوگوں کو چیرتا ہوا حضرتؑ کے طرف بڑھ رہا تھا اور حضرتؑ سے نظر دوچار ہوی۔ تو حضرتؑ نے فرمایا میر جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ اس فرمان کے ساتھ ہی میر وہیں بھیڑ میں بیٹھ گیا جب آپ بیان سے فارغ ہوے تو میر کو نزدیک بلایا۔ میر نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ منجملہ علامات مہدیؑ کے یہ بھی ہے کہ اسپر تلوار کارگر نہ ہوگی حضرتؑ نے اسی وقت اپنی تلوار میر کے حوالے کیا اور فرمایا کہ آزمالو میر نے تلوار کھینچ کر وار کیا مگر ہاتھ اوپر کا اوپر رہ گیا۔ دوسری مرتبہ پھر وار کیا۔ پھر اوسی طرح رہ گیا۔ تیسری مرتبہ بڑے غصہ سے وار کیا تو پھر مثل ہوگیا اور بیکار ہوگیا اُس وقت حضرتؑ نے اپنا دست مبارک ان کے ہاتھ پر پھیرا تو ہاتھ قابو میں آیا حضرتؑ نے فرمایا کہ میر تلوار کا کام کاٹنے کا ہے مگر مطلب روایت کا یہ ہے کہ مہدیؑ پر کوی غالب اور قادر نہ ہوگا۔ پس ملانور نے پکارا اٹھا کہ واللہ یہی مہدیؑ آخر الزمانہ ہے اسی وقت میر نے بھی تصدیق کی اور تمام شہر کے عالم واُمی تصدیق سے مشرف ہوے ملخص از سوانح۔

[۳] جس وقت حضرت مہدی علیہ السلام قندھار پہنچے تو وہاں بھی حضرتؑ کی دعوت مہدیت کا شہرہ ہوا۔ متعصب علماء نے وہاں کے حاکم مرزا شہ بیگ بن میر ذوالنون کو جو ایک نوجوان شرابی تھا بھڑکایا کہ اس سید کے دعوے کی تحقیق کے لئے اس کو طلب کیا جائے۔ (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

([۴]، [۵]، [۶] کا حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

کر ایمان لاکر آپؐ کے آستانہ پر سر ٹیک دیئے اور آمنا وصدقنا کہہ دیا[۱] اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور جب (بہت سے لوگ اِسلام لاکر) خدا کو مان چکے تو جو لوگ اس کے بعد اللہ کے بارے میں حجتیں نکال کھڑی کریں تو اُن کے پروردگار کے نزدیک ان کی حجت پھسپسی اور ان پر (خدا کا) عذاب ہوتا ہے۔ لیکن جبکہ باوجود پوری پوری دلیلوں کے سب پیغمبران جھٹلا دئے گئے ہیں بلکہ توحید خدائے تعالیٰ کو بہت تھوڑے لوگوں نے قبول کیا ہے۔ باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کتنی ایک نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین پر کہ وہ اس پر سے گزرتے

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) شہ بیگ نے کہا ضرور یہ امر تحقیق طلب ہے سید کو طلب کرو۔ علماء نے حکم ملتے ہی چند سپاہیوں کو روانہ کیا اور سکھلایا کہ سید کو تنہا بے حرمتی سے لانا۔ چنانچہ اس روز جمعہ کا دن تھا اگر چہ حضرتؐ خود جامع مسجد کو جانے تیار ہو رہے تھے مگر اُن نالائقوں نے حضرت کو جوتیاں پہننے کی بھی فرصت نہ لینے دی بلکہ آپؐ کا کمر بند پکڑ کر کھینچ کر آگے بڑھایا اور جب آپؐ کے اصحابؓ ساتھ ہونے لگے تو اُن پر زدوکوب بھی کی۔ مگر انہوں نے ساتھ نہ چھوڑا۔ غرض حضرتؐ جامع مسجد میں جا کر صف اولین میں روبقبلہ بیٹھ گئے یہ امر علماء کو سخت ناگوار ہوا کچھ دیر میں شہ بیگ نشہ میں چور بنا ہوا آیا اس وقت ایک صحابی نے حضرت سے عرض کیا شہ بیگ نشہ میں ہے حضرت کلام زمی سے فرمایا اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا بندہ کے پاس دنیا کی نشہ کافور ہو جاتی ہے یہ تو ادنیٰ شراب کی نشہ ہے جب شہ بیگ بعد فراغ ونماز حضرت کے روبرو بیٹھا تو علما نے پوچ گفتاری شروع کی مگر شہ بیگ نے اُن کو روکا اور حضرت کی طرف متوجہ ہوا۔ حضرتؐ نے بیان قرآن شروع فرمایا دو تین آیت کا ہی بیان نہوا تھا کہ شہ بیگ بسمل ہو گیا اور گلا چھوڑ کر رونے لگا۔ جب حضرتؐ بیان سے فارغ ہوے تو شہ بیگ اپنے قصور کی معافی چاہ کر تصدیق وتلقین سے مشرف ہوا۔ واپسی کے وقت حضرتؐ کی فرودگاہ تک ساتھ آیا تین روز تک حضرتؐ کی مہمانی کی جب حضرتؐ وہاں سے فرہ کی طرف چلے تو پا پیادہ چار میل تک آپؐ کے گھوڑے کی رکاب تھامے ہوے ساتھ رہا وہاں سے حضرتؐ نے جبراً رخصت کیا۔ ملخص از سوانح۔

[۴] جب حضرت مہدی علیہ السلام علاقہ سند میں پہنچے اور وہاں بھی آپؐ کے تاثیرِ بیان وکلام نے جوق کے جوق حلقہ ارادت میں لیتا چلا تو وہاں کے علماء دنیا پرست مباحثہ میں عاجز آ کر وہاں کے بادشاہ جام سند کو سکھلایا کہ کسی طرح سید کا قصہ تمام ہو جائے ورنہ اپنی شیخی میں فتور پڑتا ہے آخر کار جام نے دریا خاں مملکت مدار کی سپہ سالاری سے فوج روانہ کی کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی ساری جماعت کو تباہ وتاراج کر دیا جائے دریا خاں جس وقت حضور موعودؑ میں پہنچا تو نظر سے نظر ملتے ہی بے ہوش گرا حضرتؐ نے اسی حالت بے ہوشی میں اُن کو ذکر خفی دیا۔ جب ہوش آیا تو فوراً قدموں پر گر پڑا اور تصدیق وتلقین سے مشرف ہو کر واپس ہوا اس کے بعد شیخ صدر الدین صاحب سے مباحثہ کی ٹھیری۔

[۵] ملک خاں عرف ملک خانجی یہ ہیتم خاں کے بیٹے ہیں۔ حضرت میاں سید محمود خاتم المرشدینؓ نبسۂ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے مقدس اور مبارک ہاتھ سے (جالور پر چڑھائی کرنے کے ارادہ سے ملک خاں کے لشکر میں کمر بندی ہو رہی تھی) ملک خاں کی کمر میں تلوار باندھی اور فرمایا کہ یہ لو تم حصار جالور کے قفل کی کلید فتح ہے۔ اس کی بدولت تمہارا گیا ہوا جالور کا راج پھر ہاتھ آئے گا میری آج کی دعا کا اثر صرف اسی وقت کے لئے منحصر نہیں ہے بلکہ تمہارے جانشینوں کی مسند نشینی کے وقت بھی اگر میری اولاد میں سے کوئی اہل ارشاد تلوار بندھوایگا تو یہ سمجھ لینا کہ اس کی ریاست کا پایہ مُجدّداً مستحکم اور مضبوط ہو گیا۔ یاد رکھو کہ فقیر کی دعا تمہارے اور تمہارے خاندان کے سر پر ابرِ رحمت کی طرح سایہ فگن رہے گی۔ چنانچہ اب تک اس ریاست میں یہ دستور چلا آ رہا ہے کہ مسند نشینی کے وقت تبرکاً میاں سید محمود کی اولاد میں سے کوئی صاحب ارشاد سے تلوار بندھواتا ہے۔

۹۸۱ھ م ۱۵۷۳ء میں جب شہنشاہ اکبر نے مرزاؤں کا فساد مٹانے کے لئے فتح پور سیکری سے یلغار کر کے گجرات جاتے ہوے جالور میں مقام کیا ملک خاں نے اس وقت غیر معمولی آؤ بھگت سے کام لیا تو اکبر بہت خوش ہوا۔ اور فتح گجرات تک ملک خاں کو شہنشاہ اکبر نے اپنے ہمراہ رکھا غرض ملک خاں اپنی زندگی نہایت فراغ بالی سے گزار کر ۹۸۴ھ م ۱۵۷۶ء میں اس دارفانی سے سفر آخرت اختیار کیا۔ ملاحظہ ہو تاریخ پالن پور صفحہ (۱۳۰و۱۳۲) مولفہ جناب گلاب میاں صاحب۔

[۶] اکثر مورخین نے آپ کا ذکر لکھا ہے لیکن تاریخ فرشتہ میں مفصل حالات لکھے گئے ہیں۔ جمال خاں مملکت مدار۔ حضرت شاہ یوسف۔ (پدر شاہ قاسمؒ مولف رسالہ ہذا) کے مرید تھے۔ [۱] اس آیت کا مطلب بعینہٖ آیۃً اولم یکن لھم آیۃً کے موافق ہے (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

ہیں۔ اور حالانکہ وہ لوگ اُن نشانوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے اور نہیں ایمان لاتے ہیں بہتیرے اللہ پر مگر یہ کہ وہ مشرک ہیں۔ پس اگر مہدیؑ کو بھی باوجود حجت و دلایل کے نہ مانیں کوئی تعجب نہیں اور جو لوگ کہ قبول کرتے ہیں وہ بھی غرور نہ کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمدؐ یہ لوگ تجھ پر احسان دہراتے ہیں کہ انہوں نے اسلام لایا۔ اُن سے کہد و کہ اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ دھرو بلکہ تم پر خدا کا احسان ہے کہ تم کو ایمان کی ہدایت کیا اگر تم سچے ہو۔

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) اس میں بھی مومنوں کو اہل انکار کے مقابلہ میں گواہ بیان کیا ہے اور یہاں بھی یہی مطلب ہے کہ جب بعض نے ایمان لالیا تو اہل انکار کا حجت کرنا بیکار ہے۔ حقیر عرض کرتا ہے کہ آپ بتلائے کہ جب ہمارے مہدی علیہ السلام کی صدقیت پر مجذوبؒ گواہی دیں اور اولیاء گواہی دیں کہ یہی مہدیِ موعودؑ ہے اور علماء صالحین وفضلاء کاملین گواہی دیں کہ ہم نے اخبار و آثار کے لحاظ سے اخلاق و معجزات کے لحاظ سے خوب تحقیق کی تو ثابت ہوا کہ یہی مہدیِ موعودؑ ہے اور بادشاہان وامراء گواہی دیں کہ ہم نے ہر طرح رعب و داب شاہی سے اور مقابلہ علما سے جانچ پڑتال کر دیکھا بیشک سید محمدؑ اپنے دعوے میں سچے ہیں اور ان گواہوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں سے متجاوز ہو تو بتاؤ کیا اہل انکار خدا کے پاس اتنے سارے گواہوں کو جھوٹے ثابت کر دیں گے اور یہ کہہ کر بچ جائیں گے کہ ہمارے پاس کوئی مہدی نہیں آیا۔ نہیں نہیں بلکہ اُن کی شہادت کے مقابلہ میں انکار کرنے والوں کی ساری حجتیں لغو اور بیکار ہونگی یہی مطلب ہے آیت والذین یحاجون فی اللّٰہ کا۔

اَللّٰھُم اِھْدِنا الصِراط المُستقِیم صراط الذین انعمت عَلَیْھِم غیر المغضُوب عَلیھم وَلاالضالینَ محشی ۱۲ آمین

راقم الحروف

خاک پائے گروہ حضرت سید محمد جونپوری امام مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن۔ سدّی عنبر بازار۔ محلّہ پٹھان واڑی